***Journal of Religion & Society* (JR&S)**
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems
https://doi.org/10.5281/zenodo.18113692

Use of vocal sounds as a music

ووکل ساؤنڈز کا بطور موسیقی استعمال

Anam Zaidi
PhD Scholar, International Islamic University Islamabad
Email: anamzaidi170@gmail.com
Dr. Hidayat ur Rehman Muhammad Kafil
Assistant Professor, International Islamic University Islamabad
Email: hidayatur.rehman@iiu.edu.pk
Sadheer Khan (Mufti Muhammad Hassan)
Phd Scholar, International Islamic University Malaysia (ISTAC-IIUM)
Email: mh417884@gmail.com

Abstract
The commands of Islam are clear and straightforward. In Islam, there is no permission for music; in fact, Islamic scholars consider vocal sounds and instruments that resemble music to be part of music, and they do not permit their use. In this article, the opinion of esteemed Islamic scholars is presented regarding vocal sounds that resemble music. However, the vocal sounds that do not create a musical tune are allowed, such as a simple bird's voice, the sound of falling water, and the sound of footsteps. However, when vocal sounds are combined, producing sounds of musical instruments or clear music, their use or listening is not permissible.

Key words
Islamic scholars, Music, Mosiqi, Vocal sounds, Effects, Instruments

علماء کرام،، ووکل ساؤنڈز، موسیقی، ایفیکٹس

تمہید:

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں انسانوں کی پیدائش کے ساتھ ہی ان کی رشد وہدایت کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام کا سلسلہ جاری فرمادیا۔ سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر آخری نبی محمد رسول اللہ ﷺ تک ہر دور کے نبی علیہ السلام نے اپنی اقوام کو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا۔ ہمارا دین دینِ اسلام اس لحاظ سے منفرد ہے کہ اس میں انسانیت اور مسلمانوں کی زندگی گزارنے کے ہر ہر پہلو کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ اسی نکتہ پر بعض مشرکین نے جب تمسخر اڑانا چاہا تو سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے انہیں جواب دیا تھا کہ ہاں ہمارے دین میں زندگی کے ہر معاملے میں رہنمائی کے اس قدر پہلو ہیں کہ ہمیں بیت الخلا جانے تک کے آداب سکھائے جاتے ہیں۔ دینِ اسلام کی اسی خوبی کی بناء پر اس کے ماننے والوں پر ضروری ہے کہ وہ زندگی گزارنے کے ہر چھوٹے بڑے پہلو پر اپنے دین اور اہل علم سے رہنمائی لیں تاکہ وہ درست راہ پر گامزن رہیں، ان کا مقصدِ تخلیق پورا ہو اور وہ بارگاہِ الٰہی میں سرخرو ہو سکیں۔

اسلام نے اپنے ماننے والوں کے لیے حرام اور حلال دونوں احکامات واضح کر دیے ہیں، تاکہ اس کے پیروکار کسی شک وشبہہ میں نہ رہیں۔ انہی احکامات میں سے ایک حکم موسیقی کے حوالے سے ہے۔ اس کائنات میں مختلف طرح کی آوازیں اور ساز بکھرے ہوئے ہیں، ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو ہمارے کانوں کو بھلے محسوس ہوتی ہیں اور کچھ ناگوار۔ مثلاً بچوں کی ہنسی، ان کے قہقہے اور چڑیا کی آواز وغیرہ انسانی سماعت پر خوشگوار اثر ڈالتے ہیں، اس کے برعکس چیخنے چلانے کی آوازیں یا گدھے کی ہنہناہٹ طبیعت کو مکدر کر دیتی ہے۔ انسانی سماعت کو خوشگوار آواز سنانے کے لیے مختلف طرح کے ساز اور آلات مختلف ادوار میں ایجاد ہوتے رہے ہیں، انہیں میں بانسری کی آواز ہے، ڈھول، باجوں اور دیگر مختلف طرح کی آوازیں ہیں جو انسانی طبیعت پر خوشگوار اثر پیدا کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہیں۔ چونکہ مسلمان اپنی زندگی کے تمام پہلوؤں پر وحی الٰہی سے راہنمائی لینے کے پابند ہیں تو اس معاملے میں بھی ہم دیکھیں گے کہ ہماری سماعتوں کی تسکین کے لیے اللہ تعالیٰ نے کیا چیز عطا کی ہے۔ کیونکہ

جس طرح کسی سکول یا کالج میں پڑھنے والا طالب علم ادارے کے اصول وضوابط کی پابندی نہ کرے تو اسے اچھا طالب علم نہیں سمجھا جاتا، اسی طرح اسلامی تعلیمات کو نظر انداز کرنے والا مسلمان بھی اچھا مسلمان نہیں بن سکتا۔

چونکہ انسانی طبیعت خوش گوار آوازوں کا اثر قبول کرتی ہے لہذا خالق بشر نے اس کی روح اور سماعت کی تسکین کے لیے قرآن مجید نازل فرمایا۔ دور جاہلیت میں مسلمانوں کو قرآن کریم سننے سے روکنے کے لیے مالک بن نضر نے لونڈیاں خریدیں تاکہ وہ لغو اشعار اور ساز کے ذریعے لوگوں کو کلام الہی کا متبادل مہیا کریں اور یہ سلسلہ آج تک جاری وساری ہے۔ اہل باطل نے مسلمانوں کو قرآن مجید سے روکنے کے لیے ہر دور میں ساز وسارنگ ایجاد کیے ہیں۔ اسلام میں اگرچہ موسیقی کی ممانعت ہے لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں میں موسیقی مختلف حیلوں بہانوں سے شامل ہوتی گئی۔ ماضی قریب میں میوزک کے متبادل مختلف قدرتی اور منہ سے نکالی گئی آوازوں کا استعمال شروع ہوا اور اب صورتحال یہ ہے کہ مذکورہ آوازوں کے ملاپ سے اسلامی موسیقی وجود میں آئی ہے جو موسیقی کا مکمل متبادل فراہم کرتی ہے۔ عصر حاضر میں نوجوانوں خصوصا دینی طبقہ فکر (جو کہ موسیقی کو حرام سمجھنے کے باعث ووکل ساؤنڈز کا استعمال کر رہا ہے) میں ان آوازوں کا استعمال اس قدر عام ہو گیا ہے کہ بعض اوقات اشعار سے زیادہ ان بے ہنگم آوازوں کا شور نمایاں ہوتا ہے، جو ایک طرف انسانی طبعیت پر ناگوار اثر ڈالتا ہے، دوسری طرف اشعار سننے کی چاہت رکھنے والوں کو کوئی عمدہ اشعار بغیر ساز وسر کے مل نہیں پاتے، بلکہ یہ آوازیں اس نوعیت کی ہوتی ہیں کہ صرف ان آوازوں کی وجہ سے ہی کوئی بھی شخص موسیقی کی طرز پر بآسانی جھوم جاتا ہے، لیکن جب یہی اشعار ووکل ساؤنڈز کے بغیر سنے جائیں تو طبیعت میں کوئی ارتعاش پیدا نہیں ہوتا۔ انہی امور کو مد نظر رکھتے ہوئے ووکل ساؤنڈز کے استعمال کی حد بندی بیان کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی تاکہ درست اور متوسط راستے تک رہنمائی ہو سکے۔

مسئلے کی وضاحت

اس مقالے میں ووکل ساؤنڈز کے استعمال سے متعلق علماء کرام کی آراء کی روشنی میں بات کی گئی ہے کہ ووکل ساؤنڈز اور موسیقی میں کیا فرق ہے اور ووکل ساؤنڈز کا استعمال کس حد تک اور کب درست ہے اور کب ان کا استعمال جائز نہیں۔

علمی وتحقیقی تجزیہ

ووکل ساؤنڈز یا منہ سے نکالی گئی آوازوں کے متعلق علماء کرام کے فتاوی جات عربی اور اردو دونوں زبانوں میں موجود ہیں، لیکن وہ مرتب اور معروف نہیں ہیں۔ عربی میں ایک کتاب حکم الغناء والمعازف وآلات الملاهي والمؤثرات الصوتية کے نام سے اس موضوع پر موجود ہے لیکن اردو میں اس حوالے سے باقاعدہ کوئی کام موجود نہیں ہے۔

موسیقی کی تعریف

موسیقی کی تعریف میں مختلف اقوال ذکر کئے گئے ہیں، کہیں اسے غناء کہا گیا ہے اور کہیں معازف کی تعریف موسیقی کے لیے استعمال کی گئی ہے۔ درست اور قوی رائے یہ ہے کہ ایسے ساز و آواز جو انسانی جسم کو متحرک کر دیں، اس میں ہیجانی کیفیت پیدا کر دیں اور اس کے قلب و نظر کو اپنے تابع کر لیں ناپسندیدہ ہیں، اسی لیے حدیث مبارکہ میں باجے اور نوحے کی آوازوں پر نکیر کی گئی ہے۔ کیونکہ یہ دونوں آوازیں ہی انسانی طبیعت میں اضطراب پیدا کرتی ہیں۔

اردو کی مشہور لغت فیروز اللغات میں موسیقی کی تعریف کرتے ہوئے کہا گیا ہے: گانے بجانے کا علم، راگ کا علم۔[1]

عربی کی مشہور لغت معجم الوسیط میں موسیقی کی تعریف کرتے ہوئے مؤلفین فرماتے ہیں:

> " موسیقی ایک یونانی لفظ ہے جو آلات ساز پر دُھن بجانے سے متعلق ہوں، اسی طرح علم موسیقی سے مراد وہ علم ہے جس میں سُروں کی ترتیب یا بے ترتیبی کے بارے میں علم حاصل کیا جاتا ہے تاکہ دُھن ترتیب دینے کا علم ہو سکے۔ "[2]

موسیقی قرآن وحدیث کی نظر میں

قرآن حکیم انسانوں کی ہدایت کے لیے آخری کتاب ہے، جو کسی بھی طرح کے ردوبدل سے محفوظ ہے، جہاں اس میں انسانی ضروریات سے متعلق کئی احکامات دیے گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی پسند اور ناپسند کا اظہار کیا گیا ہے، وہیں موسیقی کی بھی مذمت ذکر کی گئی ہے، ارشاد ربانی ہے :

---

[1] فیروز اللغات، م، و، ص (1315)

[2] المعجم الوسیط، مؤلفین: نخبة من اللغويين بمجتمع اللغة العربية، قاہرہ، ناشر: مجمع اللغة العربية القاهرہ، طباعت ثانیہ 1972ء۔

"اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو لغو باتیں خرید لیتے ہیں تاکہ بغیر علم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے بہکا دیں، اور اسے استہزاء بنا دیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔" [3]

اس آیت کی تشریح میں مفسرین کرام کہتے ہیں کہ یہاں لہو الحدیث سے مراد ہر طرح کی لغویات ہیں، اور انہی میں گانا بجانا اور اس کے آلات بھی شامل ہیں۔ امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس آیت کی تفسیر میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"اللہ کی قسم یہاں مراد گانا اور راگ ہے۔" [4]

امام ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تشریح میں فرماتے ہیں:

"سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کا مطلب پوچھا گیا تو آپ نے تین دفعہ قسم کھا کر فرمایا کہ اس سے مراد گانا، راگ اور راگنیاں ہیں۔ یہی قول سیدنا ابن عباس، سیدنا جابر رضی اللہ عنہما، عکرمہ، سعید بن جبیر، مہاجد، مکحول رحمہم اللہ کا ہے۔" [5]

حافظ صلاح الدین یوسف علیہ الرحمہ اس آیت کی تشریح میں یوں رقمطراز ہیں:

"لہو الحدیث سے مراد گانا بجانا، اس کا ساز و سامان، آلات، ساز اور موسیقی اور ہر وہ چیز ہے جو انسان کو خیر اور معروف سے غافل کر دے۔ اہل شقاوت جو کلام الٰہی سننے سے تو اعراض کرتے ہیں البتہ ساز و موسیقی وغیرہ میں دل چسپی لیتے ہیں، خریدنے سے مراد یہی ہے کہ آلات طرب اپنے گھروں میں لاتے اور اس سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔" [6]

جس طرح قرآن حکیم میں اس گناہ سے خبردار کیا گیا ہے اسی طرح موسیقی کی حرمت پر کئی احادیث مبارکہ بھی حدیث کی کتابوں میں موجود ہیں۔

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، وہ فرما رہے تھے:

"میری امت میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے، جو ریشم، حریر، شراب اور موسیقی کو حلال کر لیں گے۔" [7]

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ اسلام میں موسیقی کی گنجائش نہیں ہے بلکہ اسے حرام قرار دیا گیا ہے، البتہ نبوی پیش گوئی ضرور ہے کہ ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہوں گے لیکن وہ نبی مکرم ﷺ کی تعلیمات میں اس طرح رد و بدل کریں گے کہ ان کے حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر دیں گے۔ انہی چیزوں میں ایک موسیقی ہے۔ آج ہم اپنے ارد گرد دیکھتے ہیں کہ کس طرح موسیقی ہمارے رگ و پے میں سرایت کر چکی ہے۔ ضرورت کی تقریباً ہر چیز موسیقی سے مزین ہے۔

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کی ہی ایک اور روایت ہے جس میں آئندہ آنے والے امتیوں کی خبر نبی کریم ﷺ یوں دیتے ہیں:

"میری امت میں سے لوگ شراب کا نام تبدیل کر کے اسے ضرور پئیں گے، ان کے سروں پر موسیقی بجائی جائے گی اور گانے گانے والیاں گانے گائیں گی، اللہ تعالیٰ (اس نافرمانی کے سبب) انہیں زمیں دھنسا دے گا اور ان میں سے لوگوں کو بندر اور خنزیر کی شکلوں میں تبدیل کر دے گا۔" [8]

---

[3] سورہ لقمان، آیت 6۔

[4] امام طبری، جامع البیان عن تاویل آی القرآن، ج 18، ص 532، تالیف ابو جعفر محمد بن جریر الطبری، ناشر دار ہجرہ قاہرہ، طباعت اول 2001ء۔

[5] امام ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ج 6، ص 330، تالیف ابو الفداء اسماعیل بن عمر، ناشر دار طیبہ ریاض، طباعت ثانیہ 1999ء۔

[6] تفسیر احسن البیان، حافظ صلاح الدین یوسف

[7] صحیح بخاری، کتاب الاشربۃ، ج 5، ص 2123، ح 5268، تالیف ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری، ناشر دار ابن کثیر، دمشق، طباعت خامسہ 1993ء۔

[8] سنن ابن ماجہ، باب الصبر علی البلاء، ص 846، ح 4020، تالیف ابو عبداللہ محمد یزید ابن ماجہ، ناشر دار الصدیق سعودیہ، طباعت ثانیہ، 2014ء۔

اس روایت میں موسیقی اور شراب کی سنگینی پر غور کیجیے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بڑا گناہ شرک ہے، اور اس شرک کی سزا کے لیے پہاڑ اور سمندر باری تعالیٰ سے اجازت طلب کرتے ہیں کہ ہمیں اجازت دیجیے ہم مشرکوں پر قہر برسادیں لیکن اس کریم ذات کا کرم اور شفقت کہ وہ اپنے ساتھ شریک بنائے جانے کے باوجود انسانوں کو تباہ و برباد نہیں کرتا، لیکن ان مذکورہ گناہوں کی نحوست کس قدر ہے کہ جو سزا بنی اسرائیل کو ان کی شقاوت اور نافرمانیوں کی وجہ سے ملی، وہی سزا امت مسلمہ کے ان افراد کو ملے گی جو باری تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کو تجاوز کرنے کے عادی ہوں گے۔

جس طرح قرآن و سنت میں صراحتاً موسیقی کی حرمت اور ممانعت پر آیات اور احادیث ہیں، اسی طرح علماء اسلام کے اقوال بھی اس کی حرمت پر دلالت کرتے ہیں۔ موسیقی کے بارے میں علماء اسلام کی کبھی دو رائے نہیں رہی، علماء میں اگر کسی نے موسیقی کے حلال ہونے کی رائے قائم کی ہے تو ان پر اہل علم نے نقد کیا ہے اور دلائل سے ثابت کیا ہے کہ موسیقی کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔

امام آلوسی بغدادی رحمہ اللہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا تذکرہ کرتے ہوئے امام ابو بکر طرطوسی رحمہ اللہ کی کتاب سے نقل کرتے ہیں:

> "امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ گانے بجانے کو مکروہ سمجھتے تھے اور اسے گناہ گردانتے تھے، اور یہی مذہب اہل کوفہ کا بھی جن میں کبار ائمہ کرام کے نام شامل ہیں (مثلا) امام سفیان، حماد، ابراہیم اور شعبی رحمہم اللہ۔ اور ان کے علاوہ دیگر کی بھی رائے یہی ہے، حتی کہ (اہل کوفہ کے ساتھ ساتھ) اہل بصرہ کا بھی اس بات پر اتفاق ہے۔ (خوب سمجھ لیجیے کہ) یہاں کراہت سے مراد موسیقی کی حرمت ہے۔" [9]

اسی طرح امام صاحب آگے چل کر امام شافعی رحمہ اللہ کا قول نقل کرتے ہیں:

> "گانا بجانا یقینا لہو و لعب ہے بلکہ باطل سے مشابہت رکھتا ہے، اور جو اس (لہو و لعب) میں مشغول رہے وہ بیوقوف شخص ہے جس کی گواہی بھی قبول نہیں ہوگی۔" [10]

صاحب کتاب حکم الغناء والمعازف میں آلات موسیقی کے حوالے سے علماء کرام کا اجماع میں ان الفاظ میں نقل کرتے ہیں۔

> "معازف اور آلات موسیقی کے بارے میں علماء کرام کا اجماع ہے کہ سوائے دف کے کسی اور آلے کا سننا جائز نہیں ہے، ان علماء میں امام بن قیم، ابن صلاح، ابن رجب، امام قرطبی اور امام ابن حجر رحمہم اللہ شامل ہیں۔ بلکہ امام قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مزامیر اور اوتار اس کے سننے کے حرام ہونے میں کوئی بھی شک نہیں ہے، کسی بھی معتبر عالم کا قول نہیں ملتا جس نے ان آلات موسیقی کے سننے کو درست کہا ہو، اور یہ کیونکر حرام نہ ہو جبکہ یہ اہل فسق و فجور کا شعار ہے۔" [11]

شیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ اپنے دور میں موسیقی کی صورتحال دیکھ کر کہتے ہیں:

> "آلات موسیقی کا استعمال نہ صرف مسلمانوں میں عام ہو چکا ہے بلکہ اسے اسلام کے پیرائے میں بھی ڈھال لیا گیا ہے، جس طرح جمہوریت کو اسلام کا جامہ پہنایا گیا ہے اسی طرح اسلامی موسیقی کی اصطلاح بھی معرض وجود میں آگئی ہے، مجھے ڈر ہے کہ حالات مزید بگڑیں گے اور لوگ موسیقی کا شرعی حکم بھول جائیں گے حتی کہ اگر کوئی اس حکم کو بیان کرے گا تو اسے متشدد اور قدامت پرست کہا جائے گا۔" [12]

---

[9] روح المعانی فی تفسیر القرآن لعظیم والسبع المثانی، ج 11، ص 69، تالیف شہاب الدین الآلوسی، ناشر دار الکتب العلمیہ بیروت، طباعت اول 1415ھ۔

[10] مصدرِ سابق

[11] حكم الغناء والمعازف وآلات الملاهي والمؤثرات الصوتية، أبو فيصل البدراني۔

[12] شیخ البانی، تحریم آلات الطرب، محمد بن ناصر الدین البانی، ص، 15، 16، مؤسسۃ الریان بیروت، طباعت ثالث، 2005۔

موسیقی کے بارے میں علماء کرام کی آراء کے بعد ہم ووکل ساؤنڈز کو دیکھیں گے کہ ووکل ساؤنڈز کیا ہیں اور ان کے بارے میں علماء کرام کی کیا آراء ہیں۔

ووکل ساؤنڈز کی تعریف

ووکل ساؤنڈز منہ سے نکالی گئی آوازوں کو کہتے ہیں، لیکن آج کل ان آوازوں کا ملاپ کرکے یا ان میں جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کرکے انہیں خوبصورت دُھنوں یا آوازوں میں شامل کرلیا جاتا ہے ۔کچھ عرصہ قبل ووکل ساؤنڈز صرف حلق سے آوازیں نکالے جانے تک محدود تھیں لیکن روز بروز ان میں جدت پیدا ہورہی ہے۔ مشہور عربی لغت معجم اللغۃ العربیۃ المعاصرۃ میں ووکل ساؤنڈز یا منہ سے نکالے جانی والی آوازوں کی تعریف مختلف طرح سے کی گئی ہے۔ کہیں انہیں جدید آلات مثلاً مائیکروفون وغیرہ سے پیدا کی گئی آوازیں کہا گیا ہے، جنہیں ہم ساؤنڈ سسٹم کہتے ہیں اور کہیں فلم اور ڈاکومینٹریز وغیرہ بنانے کے لیے بجلی کی کڑک یا دھماکے کی آواز کو ووکل ساؤنڈ سے تعبیر دی گئی ہے۔[13] اسی طرح جامعۃ الرشید کے ایک فتوی میں ووکل ساؤنڈز کا یوں تذکرہ کیا گیا ہے:

> "ساؤنڈ ایفیکٹس کا لفظی معنی صوتی اثرات کے ہیں، جنہیں عربی میں (المؤثرات الصوتیۃ یا الایقاعات الصوتیۃ) کہتے ہیں، اور فنی لحاظ سے "کمپیوٹر کے ذریعے مختلف ہلکی آوازوں سے بیک گراؤنڈ میوزک تیار کرنے کو ساؤنڈ ایفیکٹس کہتے ہیں، ان آوازوں کے ذریعے کسی آواز کو نرم اور بھاری بھی کیا جاتا ہے، نیز اس کے ذریعہ اصل آواز کو صاف اور جاذب بھی بنایا جاتا ہے، نیز اس کے ذریعہ مروجہ موسیقی کی دھنوں کو بھی پیدا کیا جاتا ہے، حتی کہ آج کل اس ٹیکنالوجی میں اس قدر جدت آچکی ہے کہ ساؤنڈ ایفیکٹس سے پیدا ہونے والی آوازوں کو آلات موسیقی کی دھنوں سے الگ کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔ بادی النظر میں ساؤنڈ ایفیکٹس موسیقی ہی نظر آتی ہے، ان کو عربی میں ایقاعات کہتے ہیں۔ جو ایفکٹس کے ہم معنی ہے۔"[14]

یہ ایفیکٹس یا آوازیں جب اپنی اصلی حالت میں ہوں تو ان کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن جب انہیں موسیقی کا روپ دینے کی کوشش کی جائے، یعنی مختلف آوازوں کا مجموعہ جو ڈھول، بانسری، گٹار وغیرہ کی ضرورت پوری کردے تو اہل علم اس کی اجازت نہیں دیتے بلکہ اس پر نکیر کرتے ہیں۔ کیونکہ ان آوازوں کا مقصد سامعین کو اس طرح لطف اندوز کرنا ہوتا ہے جو انہیں اپنے سحر میں مبتلا کردے۔ عام فہم موسیقی کی اصطلاح ہی یہ ہے کہ موسیقی یا غناء ایسی آوازیں ہوتی ہیں جو انسان میں ہیجانی کیفیات پیدا کردیں اور ووکل ساؤنڈز بھی یہی کام کرتی ہیں۔ ہمارے ہاں دینی نظموں، بیانات یا ویڈیوز کو پر اثر بنانے کے لیے ان آوازوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی لیے علماء کرام ایسی ووکل ساؤنڈ کو جائز نہیں کہتے جو موسیقی کے مشابہہ ہو۔ لیکن یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ہم ووکل ساؤنڈز کو مطلقاً حرام کہہ سکتے ہیں اور نہ ہی مطلقاً جائز۔ اسلام دین حنیف ہے، یہ زندگی گزارنے کے لیے ایسا راستہ بتاتا ہے جو افراط و تفریط کی بجائے اعتدال پر مبنی ہو، یہی وجہ ہے کہ اسلام میں انسانیت کے ہر مسئلے کا جواب موجود ہے۔ لہذا ہم اعتدال کا راستہ اپنائیں گے جسے درج ذیل فتوی میں خوبصورتی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

> "(ووکل ساؤنڈز) کا شرعی حکم یہ ہے کہ نہ تو ہر ساؤنڈ ایفیکٹس حرام ہے اور نہ ہی مطلقاً جائز ہے، بلکہ جو ساؤنڈ ایفیکٹس مروجہ آلات موسیقی کی ذریعہ حاصل ہونے والے آواز کی طرح آواز پر مشتمل ہو اور موسیقی کی مشابہت بالکل واضح ہو تو ایسا ساؤنڈ ایفکٹس ناجائز اور مکروہ تحریمی ہوگا اور اگر مشابہت واضح نہ ہو تو مکروہ تنزیہی ہوگا اور جو ساؤنڈ ایفکٹس محض آواز کے بھاری یا نرم و جاذب بنانے کے لیے ہو یا وہ انسانی آوازوں یا بے جان چیزوں، مثلاً آبشاروں، ہواؤں اور درختوں کے پتے گرنے کی آوازوں پر مشتمل ہو وہ جائز ہے اور اسی طرح جو ساؤنڈ ایفیکٹس آواز کو مترنم بنانے کے لیے ہو تو وہ بھی جائز ہیں، بشرطیکہ اس سے اصل کلام موسیقی دار گانے کی طرح نہ بن جائے۔"[15]

---

[13] معجم اللغۃ العربیۃ المعاصرۃ، جز1، 2، ص62، 832، 1331، تالیف ڈاکٹر احمد مختار، ناشر عالم الکتب، طباعت اول 2008ء۔

[14] ووکل ساؤنڈز https://almuftionline.com/2024/06/06/13233/ Last seen on 17,9,2025

[15] ووکل ساؤنڈز اور ان کا حکم https://almuftionline.com/2024/06/06/13233/ Last seen on 17,9,2025

خوبصورت آواز اور لب ولہجہ سننا یا اسے سننے کی طرف رغبت رکھنا انسانی جبلت میں شامل ہے۔اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے کلام حمید کا نزول فرمایا ہے تاکہ نفس انسانی اس سے تسکین پائے۔احادیث مبارکہ میں خوبصورت لب ولہجے کی تلاوت کرنے کو پسند کیا گیا ہے بلکہ تلاوت قرآن کرتے ہوئے لہجے کو عمدہ بنانے کی ترغیب نبی کریم ﷺ نے دی ہے۔[16]اسی طرح جہاں تلاوت قرآن کو خوبصورتی سے پڑھنے کی ترغیب ہے وہیں صاف ستھرے اشعار کی بھی ممانعت نہیں ہے۔بلکہ اصحاب نبی کریم ﷺ مختلف غزوات کے مواقع پر رجزیہ اشعار پڑھتے تھے تاکہ جذبہ جہاد پروان چڑھے،اسی طرح غزوہ خندق کے موقع پر نبی رحمت ﷺ نے سیدنا عبداللہ بن رواحہ کے اشعار پڑھے۔[17]اسی طرح سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اسلام کے شاعر قرار پائے۔لیکن جب ہم ان روایات کا مطالعہ کرتے ہیں تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ ان اشعار کو پڑھتے ہوئے کسی نے منہ سے کوئی آواز نہیں نکالی،کسی آلے کا استعمال نہیں کیا،بلکہ سادہ لہجوں میں اشعار کہتے گئے ۔البتہ اگر دف کی بات کی جائے تو وہ شادی بیاہ کے مواقع پر بچیوں نے بجایا اور اشعار پڑھے۔یہ بالکل صاف اور سادہ باتیں ہیں،ان میں کسی بھی قسم کا کوئی ابہام نہیں ہے ۔اسی بات کی دار الافتاء جامعہ بنوریہ کی طرف سے خوبصورت وضاحت یوں کی گئی ہے۔

"نکاح کے موقع پر دف بجانے کی جو اجازت دی گئی ہے وہ مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ دی گئی ہے۔

1:ایسا دف ہو جو بالکل سادہ اور تھال نما ہو، جس میں "گھنگھرو"(چھن چھن کرنے والے آلات) لگے ہوئے نہ ہوں،لہذا ہمارے معاشرے میں جو چیز دف کے نام سے ہے، جس میں اسٹیل کی چھوٹی چھوٹی پلیٹیں لگی ہوئی ہوتی ہیں، جس سے ایک خاص قسم کے ساز کی آواز پیدا ہوتی ہے،اس کے استعمال کی شرعاً اجازت نہیں ہے۔

2:کسی خاص گانے کے انداز میں پیشہ ور لوگوں کی طرح نہ بجایا جائے اور موسیقی کے قواعد کے مطابق نہ بجایا جائے، تاکہ اس سے کیف ومستی پیدا نہ ہو۔

3:دف بجانے والی اگر بچیاں ہوں، تو وہ چھوٹی ہونی چاہئیں اور وہ پیشہ ورانہ طور پر گانے والی نہ ہوں۔

4:گیت کے اشعار کا مضمون غیر شرعی نہ ہو۔

5:تھوڑی دیر تک بجایا جائے۔"[18]

جامعۃ الرشید سے سوال کیا گیا کہ کیا ویڈیوز کے بیک گراؤنڈ میں ایسی آوازیں شامل کی جاسکتی ہیں جن میں موسیقی ہو تو فتوی میں کہا گیا:

"جائز آڈیوز یا ویڈیوز کے بیک گراؤنڈ میں خالص میوزک کا استعمال تو ناجائز اور حرام ہے، البتہ خود ریکارڈ شدہ آواز کو ایکو ساؤنڈ سسٹم کے ذریعہ ایسی سریلی ونغماتی آوازوں میں منتقل کرنا جو اصل آواز کے تابع اور میوزک سے واضح طور پر الگ ہوں تو ایسی آوازیں شامل کرنا حرام نہیں، بلکہ فی نفسہ جائز ہے، البتہ ایسی آواز جس میں میوزک کی آواز کے ساتھ مشابہت ہو، وہ مکروہ ہے۔"[19]

عالم عرب کے مایہ ناز عالم شیخ عبدالعزیز طریفی ووکل ساؤنڈز کے استعمال کے بارے میں یوں ارشاد فرماتے ہیں:

---

[16] صحیح بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح بخاری، جزئ6، ص2743، بَاب: قَوْلِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم: (المَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السفرة الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ). ناشر دار ابن کثیر، دار الیمامہ، دمشق، طباعت پنجم، 1993۔

[17] مصدر سابق، جزء4، ص171، بَابُ الرَّجَزِ فِي الْحَرْبِ، وَرَفْعِ الصَّوْتِ فِي حَفْرِ الْخَنْدَقِ، ناشر دار التاصیل قاہرہ، طباعت اولی، 2012۔

[18] اسلام اور موسیقی https://www.banuri.edu.pk/readquestion

[19] ووکل ساؤنڈز کا حکم https://almuftionline.com/2025/05/12/17837

"جو چیز باطل کے مشابہ ہو وہ باطل ہے، جہاں تک ووکل ساؤنڈز کی بات ہے تو جب یہ موسیقی کی مشابہت اختیار کرلیں تو یہ موسیقی میں ہی شمار ہوں گی، چاہے وہ کسی بھی طرح بنائی گئی ہوں، البتہ قدرتی آوازیں مثلاً پانی گرنے کی آواز، گھوڑے کی ہنہناہٹ، چڑیا کے چہچہانے یا آدمی کی آواز تو ان آوازوں کے استعمال میں حرج نہیں ہے۔"

عالم عرب کے جلیل القدر عالم شیخ عزیز فرحان العنزی اسی بات کو تفصیل سے یوں بیان کرتے ہیں:

"ووکل ساؤنڈز کی دو اقسام ہیں۔ ایک وہ جن میں آلات موسیقی کا واضح استعمال کیا گیا ہو اور یہ بالاجماع حرام ہیں، البتہ ایسی آوازیں جن میں آلات موسیقی کا استعمال نہ ہو بلکہ قدرتی آوازیں شامل ہوں تو ان کی بھی دو اقسام ہیں۔ ایک وہ جن میں صرف قدرتی آوازیں ہوں تو ایسی آوازوں کے استعمال میں حرج نہیں ہے، البتہ ایسی آوازیں جو قدرتی ہوں لیکن انہیں ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے موسیقی کی صورت میں ڈھال دیا گیا ہو تو ان کے متعلق دو آراء ہیں۔ اول : یہ آوازیں درست ہیں کیونکہ ان کی اصل میں قدرتی آوزیں شامل ہیں۔ دوم: یہ آوازیں درست نہیں ہیں، اگرچہ یہ قدرتی آوازیں ہیں لیکن جدید آلات کے ذریعے ان کا اصل برقرار نہیں رکھا گیا بلکہ انہیں موسیقی کی صورت دے دی گئی ہے۔"[20]

اسی معاملے پر ڈاکٹر صالح المصلح کہتے ہیں:

"آلات موسیقی سے ہٹ کر ایسی آوازیں جو ٹیکنالوجی کو استعمال کرتے ہوئے بنائی گئی ہوں اور موسیقی کے مشابہہ ہوں (یا اس کی ضرورت کو پورا کرتی ہوں) تو ان کا استعمال درست نہیں ہے"۔[21]

ڈاکٹر خضر حیات اس بارے میں لکھتے ہیں:

"ہنگ بعض اوقات براہ راست موسیقی کے حکم میں آتا ہے اگرچہ وہ موسیقی نہ ہو لیکن موسیقی سے مشابہ ہو۔"[22]

عالم اسلام کے جلیل القدر عالم شیخ صالح المنجد ایک خاتون کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں:

"مصنوعی آوازیں (ایقاع) اگر موسیقی کے مشابہہ ہوں تو ان کا استعمال جائز نہیں ہے، کیونکہ شریعت متماثل (ملتی جلتی چیزوں میں فرق نہیں کرتی، جیسا کہ وہ مختلف چیزوں کو ایک ہی نام نہیں دیتی، آوازیں اگر موسیقی کی جھلک دیں تو وہ حرام ہیں، پھر چاہے انہیں کوئی بھی نام دے دیا جائے، بلکہ بعض اوقات مصنوعی آوازیں موسیقی سے کئی گنا بڑھ جاتی ہیں کیونکہ وہ نفس انسانی پر بہت گہرا اثر ڈالتی ہیں"۔[23]

جامعہ بنوریہ کراچی ایک سوال کے جواب میں یوں فتوی دیتا ہے:

"ہر وہ منظوم کلام جس میں آلاتِ موسیقی کا استعمال نہ ہو، موسیقی کے سُر، راگ، مقامات، دورانیوں اور قواعد کے مطابق آواز کی ترتیب نہ رکھی جائے، بلکہ خوش آوازی کے لیے آواز کو لہرایا جائے، باریک یا موٹی نکالی جائے، یا بغیر چھن والا دف استعمال کیا جائے، یا جدید مشینوں کے

---

20 https://www.youtube.com/watch?v=J23JrkOWbws

21 https://www.youtube.com/watch?v=-Z4d8v8bYyo

22 ووکل ساؤنڈز کا حکم https://tohed.com/

23 https://www.youtube.com/watch?v=jwC8BxkoqRw

ذریعہ آواز میں ایکو ڈالا جائے، اور آواز میں گونج پیدا کی جائے، اس کا سننا جائز ہے، اور یہ آلاتِ موسیقی کے استعمال کے حکم میں نہیں ہے، البتہ جس کلام میں موسیقی کے آلات کا استعمال کیا جائے یا موسیقی کے سر، راگ، مقامات وغیرہ قواعد کی رعایت رکھتے ہوئے منہ سے موسیقی کی آواز بنا کر نکالی جائے ایسا کلام سننا ناجائز ہے۔" [24]

علماء کرام کی آراء کو مد نظر رکھا جائے تو معاملہ بہت واضح ہے کہ اشعار میں آلات کا استعمال کب، کتنا اور کیسے کیا جائے گا لیکن ان اشعار پڑھنے اور دف بجانے والی روایات سے ووکل ساؤنڈز کا جواز گھڑ لینا اور اسے اس عروج پر پہنچانا کہ آلات موسیقی اور منہ سے نکالی گئی آوازوں میں فرق باقی نہ رہے علماء کرام اس کی اجازت نہیں دیتے۔ اور ووکل ساؤنڈز بے دریغ استعمال کرنے کا نقصان اس طرح ہوا کہ اسے استعمال کرنے والے اسے موسیقی نہیں سمجھتے بلکہ قدرتی آوازوں مثلاً بارش کی آواز، چڑیا یا کسی خوبصورت پرندے کی آواز کے مشابہ قرار دے کر درست سمجھتے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ قدرتی آوازوں اور منہ سے نکالی گئی آوازوں میں زمین آسمان کا فرق ہے ۔ ابھی بھی ہم دیکھیں تو عموماً ووکل ساؤنڈز اور موسیقی میں فرق کی پہچان کرنا ناممکن ہو جاتا ہے بلکہ بیشتر ووکل ساؤنڈز ایسی ہیں جن کو سنتے ہوئے ایک خاص قسم کا سُرور پیدا ہوتا ہے، جسم خود بخود ان آوازوں پر حرکت میں آجاتا ہے، جبکہ انہی بیانات یا نظموں کو ووکل ساؤنڈز کے بغیر سنا جائے تو وہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی جو ان آوازوں کے ساتھ پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح بعض اوقات مختلف آوازوں کو ملا کر ایک خاص ردھم کی شکل دی جاتی ہے جو موسیقی کی ضرورت کو پورا کر دیتی ہے۔ اور جب ایک شخص ان آوازوں کا عادی ہو جاتا ہے تو وہ سادہ بیانات اور اشعار سے کماحقہ فائدہ نہیں اٹھاتا بلکہ اس کا وجدان انہی آوازوں کا متلاشی ہوتا ہے جن کا وہ عادی ہو چکا ہوتا ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ ایک سوال کے جواب میں کسی کے چلنے، پانی کے گرنے یا فون کی گھنٹی کی آواز کے استعمال کو بھی ناپسند قرار دیتے ہیں اور اس خدشے کا اظہار کرتے ہیں کہ یہ آوازیں کسی شر کا سبب بنیں گی۔[25] بظاہر سننے اور پڑھنے والا اس بات کو ایک انتہا سمجھے گا لیکن حقیقت یہ ہے کہ علماء اسلام کو وہ وہبی نور عطا کیا جاتا ہے جس کی بدولت وہ معاملات میں خطرے کی بو محسوس کر لیتے ہیں، اگرچہ ان آوازوں کا استعمال برا نہیں ہے لیکن شیخ رحمہ اللہ کی ناپسندیدگی دینی مقاصد یا دینی بیانات کے لیے ان آوازوں کو استعمال کرنے کی وجہ سے ہے اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ آج دینی نظموں اور بیانات میں ہی ان آوازوں کا استعمال اس حد تک بڑھ گیا ہے کہ جس نظم میں یہ آوازیں استعمال نہ ہوں اسے سننے کا لطف نہیں آتا، جس دینی بیان کے پیچھے غمگین آوازوں کا ردھم نہ ہو ان بیانات کو غیر مؤثر سمجھا جاتا ہے۔ یعنی قباحت یہ ہوئی کہ یہ مصنوعی آوازیں اچھے اور برے کا معیار اور پیمانہ بن چکی ہیں۔

موسیقی کو لہو الحدیث قرار دینے کا مقصد یہی تھا کہ لہو الحدیث قرآن کریم سے انسان کو دور کر دیتا ہے، نضر بن حارث نے اسی مقصد کے لیے لونڈیوں کو خریدا تھا۔ آج بھی اہل علم کا ایک طبقہ ان آوازوں کو لہو الحدیث میں اسی لیے شمار کرتا ہے کہ ان آوازوں سے مزین کلام و بیانات ایک مسلمان کو قرآن مجید سننے سے غافل کر دیتے ہیں، بلکہ افسوس ناک امر یہ ہے کہ ان ووکل ساؤنڈز کا استعمال تلاوتِ قرآن کی ویڈیوز میں بھی مختلف ناموں کے ساتھ بڑھتا جا رہا ہے، جس کا نیک مقصد تو لوگوں کو قرآن کریم سے جوڑنا ہے کہ وہ خوبصورت آواز سن کر تلاوت کلام پاک سنا کریں لیکن اس کا منفی پہلو نہایت تیزی کے ساتھ نوجوانوں میں سرایت کرتا جا رہا ہے کہ وہ اس خوبصورت آواز کو ترجیح دیتے ہیں جو انہیں موسیقی کا متبادل بھی فراہم کرے، سادہ، پرسوز اور خوبصورت لہجے میں کی گئی تلاوت انہیں مطمئن نہیں کر پاتی۔ اسی بات کو شیخ صالح الفوزان بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"ان نظموں کو اس قدر سننا کہ دوستوں کی محفلوں، گاڑی، گھر ہر وقت اشعار ہی چل رہے ہوں تو یہ فتنہ ہیں اور اسلام میں ایک نئی بدعت ہیں کیونکہ ان میں وقت صرف کرنے کی وجہ سے انسان قرآن کریم سے دور ہو جاتا ہے، اور پھر یہ اسلاف کا طریقہ کار نہیں رہا، وہ کام کے دوران تر و تازہ ہونے کے لیے چند مصرعے گنگنا لیا کرتے تھے، لیکن اس کام کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لینا پسندیدہ نہیں ہے۔"[26]

---

[24] ووکل ساؤنڈز کا حکم https://www.banuri.edu.pk/readquestion

[25] جامع تراث العلامۃ الالبانی فی الفقہ، ج16، ص376، تالیف ڈاکٹر شادی بن محمد آل نعمان، ناشر مرکز النعمان یمن، طباعت اول 2015ء۔

[26] https://www.youtube.com/watch?v=Dzu7on7PNXE

ضرورت اس امر کی ہے کہ بطور مسلمان ہم اللہ تعالیٰ کی حدود و قیود کو علماء اسلام کی فقاہت کی روشنی میں سمجھیں تاکہ نت نئے پیدا ہونے والے فتنوں سے ہم خود بھی بچ سکیں اور اپنی نسلوں کو بھی محفوظ رکھ سکیں۔

سفارشات و تجاویز

علماء اسلام کی خصوصیت رہی ہے کہ انہوں نے کبھی بھی عامۃ الناس کی خواہش یا مرضی کے مطابق فتوی نہیں دیا۔ اگر نظموں کے بیک گراؤنڈ میں مصنوعی آوازوں کے استعمال کو دیکھا جائے تو عالم عرب میں ان آوازوں کا بے ہنگم استعمال علماء عرب کو تنبیہہ کرنے سے نہیں روک سکا، اسی طرح ملک پاکستان میں جب ان مصنوعی آوازوں کی اس طرح کثرت ہوئی کہ موسیقی اور غیر موسیقی کا فرق ختم ہو گیا تو علماء نے اس کی نکیر کرنے اور اصلاح کرنے میں دیر نہیں کی، لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ اہل علم کی تنبیہات کی طرف توجہ نہیں دی گئی اور اب معاملہ دینی بیانات یا اشعار وغیرہ سے بڑھ کر کلام اللہ تک پہنچ گیا ہے، قراء حضرات اپنی تلاوت کو پر کشش بنانے کے لیے ساؤنڈ افیکٹس کا اس طرح استعمال کر رہے ہیں کہ تلاوت قرآن کی اصل لذت، تجوید کے اصول و ضوابط کا خیال قصہ پارینہ بنتا جا رہا ہے۔ ایک دوڑ لگی ہے کہ کس طرح اپنی آواز میں مصنوعی آوازیں شامل کر کے اسے زیادہ سے زیادہ خوبصورت بنایا جائے۔

ووکل ساؤنڈز کی حد بندی کے متعلق مختلف علماء کرام کے فتاوی جات انٹرنیٹ پر موجود ہیں لیکن افسوسناک طور پر علماء کرام کی راہنمائی صرف فتاوی کی حد تک محدود ہے اور انہی کی اقتدا کرنے والے نعت خواں حضرات، داعی اور کارکنان فتاوی کے برعکس ووکل ساؤنڈز کا اس طرح استعمال کرتے ہیں کہ ان آوازوں پر موسیقی کا سو فیصد گمان ہوتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ علماء کرام کے فتاوی اور اس معاملے کی حساسیت کو علماء کرام کا ہی طبقہ عام کرے اور اپنے ماتحت افراد کو اس حوالے سے باخبر کیا جائے، کیونکہ ہر فتنہ پہلے چھوٹا ہوتا ہے لیکن جب اس پر روک ٹوک نہ کی جائے تو وہ بڑھتا چلا جاتا ہے اور یہ کسی سے بھی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے کہ کس طرح نعتوں اور نظموں کے بعد اب دینی بیانات اور تلاوت میں ان آوازوں کا بے دریغ استعمال کیا جا رہا ہے، جس سے ان قیمتی امور کی افادیت پس پشت ہو رہی ہے اور دیگر عوامل زیادہ نمایاں ہیں۔ اسی طرح اس موضوع پر تحقیق کرنے والے محققین علماء کرام کے انٹرویوز اور فرداً فرداً فتاوی جات کے ذریعے اس پر مفصل اور بہترین کام کر سکتے ہیں تاکہ عامۃ الناس کو اس حوالے سے بہتر سے بہتر راہنمائی میسر آئے۔

حوالہ جات:

1۔ قرآن مجید۔

2۔ المعجم الوسیط، مؤلفین: نخبۃ من اللغویین بمجتمع اللغۃ العربیۃ، قاہرہ، ناشر: مجمع اللغۃ العربیۃ القاہرہ، طباعت ثانیہ 1972ء۔

3۔ اسلام اور موسیقی پر اشراق کے اعتراضات کا جائزہ، مولانا ارشاد الحق اثری، ص8، ادارۃ العلوم الاثریہ فیصل آباد، ط جنوری 2010۔

4۔ اسلام میں حلال و حرام، یوسف قرضاوی، ص(415)، دار البلاغ لاہور، مئی 2013۔

5۔ تفسیر القرآن العظیم، تالیف ابو الفداء اسماعیل بن عمر، ناشر دار طیبہ ریاض، طباعت ثانیہ 1999ء۔

6۔ تحقیق الارب بانصاف ابن حزم فی مسالۃ الغناء والموسیقی وآلات الطرب، الزبیر دحان، دار الامان للنشر والتوزیع، ص(31،32،33)

7۔ تحریم آلات الطرب، محمد بن ناصر الدین البانی، مؤسسۃ الریان بیروت، طباعت ثالث، 2005۔

8۔ حكم الغناء والمعازف وآلات الملاهي والمؤثرات الصوتية، أبو فيصل البدراني۔

9۔ روح المعانی فی تفسیر القرآن لعظیم والسبع المثانی، تالیف شہاب الدین الآلوسی، ناشر دار الکتب العلمیہ بیروت، طباعت اول 1415ھ۔

10۔ ابن حزم، رسائل ابن حزم، أبو محمد علي بن أحمد بن سعيد بن حزم الأندلسي، الناشر: المؤسسة العربية للدراسات والنشر۔

11۔ جامع البیان عن تاویل آی القرآن، تالیف ابو جعفر محمد بن جریر الطبری، ناشر دار ہجرہ قاہرہ، طباعت اول 2001ء۔

12۔ جامع تراث العلامۃ الالبانی فی الفقہ، تالیف ڈاکٹر شادی بن محمد آل نعمان، ناشر مرکز النعمان یمن، طباعت اول 2015ء۔

13۔ سنن نسائی، ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، 2001۔

14۔ سنن ابن ماجہ، باب الصبر علی البلاء، ص846، ح4020، تالیف ابو عبد اللہ محمد یزید ابن ماجہ، ناشر دار الصدیق سعودیہ، طباعت ثانیہ 2014ء۔

15۔ فیروز اللغات، م، و، ص(1315)

16۔ صحیح بخاری، امام الحافظ ابی عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم، دار ابن کثیر، دمشق، طبعۃ خامسہ 1993۔

17۔ صحیح بخاری، امام الحافظ ابی عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم، ناشر دار التاصیل قاہرہ، طباعت اولی، 2012۔

18۔ صحیح مسلم لامام الحافظ ابی الحسن مسلم بن الحجاج القشیری، مکتبہ دار الاحیاء، بیروت، 1955۔

19۔ معجم اللغۃ العربیۃ المعاصرۃ، تالیف ڈاکٹر احمد مختار، ناشر عالم الکتب، طباعت اول 2008ء۔

ویب سائٹس لنکس

1۔ موسیقی کی تعریف https://www.rekhtadictionary.com

2۔ موسیقی کی حرمت https://almuftionline.com/2022/03/13/6857/

3۔ ووکل ساؤنڈز https://almuftionline.com/2024/06/06/13233/

4۔ ووکل ساؤنڈز اور ان کا حکم https://almuftionline.com/2024/06/06/13233/

5۔ اسلام اور موسیقی https://www.banuri.edu.pk/readquestion

6۔ ووکل ساؤنڈز کا حکم https://almuftionline.com/2025/05/12/17837

8۔ ووکل ساؤنڈز کا حکم https://tohed.com/

9۔ ووکل ساؤنڈز کا حکم https://www.banuri.edu.pk/readquestion

یوٹیوب لنکس

https://www.youtube.com/watch?v=J23JrkOWbws
https://www.youtube.com/watch?v=-Z4d8v8bYyo
https://www.youtube.com/watch?v=jwC8BxkoqRw
https://www.youtube.com/watch?v=Dzu7on7PNXE